فتاویٰ اہلحدیث

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدّث روپڑیؒ

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

اِدارہ اِحیاء السُّنّۃ النبویّۃ

ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

(پاکستان)

انتساب

علم وتحقیق کا یہ گراں قدر مجموعہ ان سعید روحوں کے نام منسوب ہے جن کے نزدیک دنیا میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور آخرت میں فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ رائے اور قیاس کی بجائے صرف قرآن اور سنت ہے۔

مرتب فتاوٰی

نام کتاب ــــــــــ فتاوی اہلحدیث جلد اول
تاریخ اشاعت ــــــــــ ۲۵ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۹۲ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۷۳ء
تعداد ــــــــــ ایک ہزار
قیمت مجلد ــــــــــ -/۱۸
پریس ــــــــــ کیمرج پریس لاہور
ملنے کا پتہ نمبر۱ ــــــــــ مکتبہ تنظیم اہلحدیث چوک دالگراں لاہور
نمبر۲ ــــــــــ ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

روایات سے کیا مراد ہے؟

سوال:- بکر کہتا ہے کہ جو احادیث حدیث کی کتابوں میں ہمیں دکھائی دیتی ہیں۔ ان کو ہم مختلف صحابہؓ کی روایات تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر ان کو سنّت یعنی طریقہ نبویہ نہیں کہہ سکتے اور نہ سنّت صحابہؓ کیا اس قسم کے الفاظ سے احادیث کا انکار لازم نہیں آتا؟ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب:- اگر روایات کہنے سے بکر کی یہ مراد ہے کہ احادیث کے الفاظ طریقہ نبویہ کی حکایت اور بیان ہیں۔ اور طریقہ نبویہ ان کا مبین ہے اور محکی عنہ ہے تو یہ مطلب صحیح ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ یہ الفاظ طریقہ نبویہ کا بیان نہیں اور نہ صحابہؓ کے طریق کا ان سے پتہ لگتا ہے تو یہ غلط ہے اور یہ شخص گمراہ ہے۔ اس کو فوراً امامت سے الگ کردینا چاہیئے اس طرح تو قرآن مجید بھی کوئی شے نہیں رہتا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ

سیّد عبدالقادر جیلانیؒ

سوال:- کیا شاہ عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی مقلد تھے؟

جواب:- شاہ عبدالقادرؒ کو حنبلی کہنا غلطی ہے امام شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ ولی مقلد نہیں ہوتا علاوہ ازیں وہ دو اماموں کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ تقلید شخصی کے قائل نہیں تھے بلکہ دلیل کی رو سے جس کا مذہب راجح پاتے اس پر فتویٰ دیتے اور امام احمدؒ کے مذہب پر خاتمہ کا یہ مطلب ہے کہ اہلِ حدیث کے مذہب پر خاتمہ کیونکہ امام احمدؒ کا مذہب اوروں کی نسبت قرآن و حدیث کے زیادہ قریب ہے نیز وہ اصل اہل حدیث تھے۔ اس لئے شاہ ولی اللہؒ نے انصاف میں ان کو محقق اہلِ سنّت شمار کیا ہے۔

عبداللہ امرتسری ۱۸ رجب ۱۳۵۹ھ

اختلاف ائمہ اربعہؒ و اختلاف صحابہؓ

سوال:- ائمہ اربعہؒ کا اختلاف مثل اختلاف صحابہؓ ہے یا اس میں فرق ہے؟

ابو محمد جے پوری

کا حال ہے۔ خارجی طبیعت والا خدا کے نیک بندوں سے ایسا بغض رکھتا ہے کہ خواہ وہ کیسے ہی بزرگ ہوں ان کا ایک آدھ عیب لے کر ان کو برا کہتا ہے اور کسی بات میں ان کو قابل اقتدا نہیں جانتا۔ رافضی خیال کہتا ہے کہ فلاں شخص جو کچھ کرے اچھا ہے اور واجب الاتباع ہے۔ اگر وہ کہے کہ شراب سے مصلے رنگ لے تو رنگ لینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بے خبر نہیں اس میں کوئی راز ہے۔ انہی سے بعض اٹھتے بیٹھتے۔ یا بہاؤالدین مشکل کشا کا ورد کرتے ہیں اور اپنے آپ کو خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کے محبوں سے سمجھتے ہیں۔ کوئی یا نظام الدین اولیاء نذری زر بخش کا ورد کرتے ہیں یعنی اے نظام الدین اولیاء نذری سونا بخش۔ بعض نے ہر ضرورت کے لئے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ گھڑ لیا ہے۔ خبردار یہ تمام افتراء اور بہتان ہے بزرگان طریقت سے یہ بالکل ثابت نہیں کسی ثقہ نے ان سے اس کی روایت نہیں کی بلکہ معتبر کتابوں میں جو کچھ ان کے احوال درج ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو غیر اللہ کی طرف نظر ڈالنے سے منع کرتے تھے شیخ الشیوخ ابن عربی عوارف المعارف میں لکھتے ہیں کہ مرید راست باز اور مخلص بندہ نہیں بنتا جب تک شریعت کی پوری پابندی نہ کرے اور اپنی نظر مخلوق سے نہ ہٹائے۔

ابتدائی مراحل طے کرنے والوں پر جو گمراہی کی آفت آتی ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان کی نظر مخلوق کی طرف ہوتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ بندے کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اس کی نظر میں تمام لوگ مینگنیوں کی طرح نہ معلوم ہوں اور اپنے نفس کو اس سے بھی چھوٹا نہ دیکھے۔

مولانا جامی نے نفحات الانس میں ______ خواجہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خدا کا مجاور بننے بندوں کے مجاور بننے سے زیادہ لائق ہے یعنی مسجدوں میں بیٹھنا چاہیئے نہ قبروں میں۔ تو قبروں کی پرستش کب تک کرے گا خدا کے مردوں جیسے کام کر یعنی شریعت پر چل۔

شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو مشائخ کے سردار اور اولیاء اللہ کے سرگروہ ہیں فتوح الغیب میں فرماتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں سلامتی چاہتا ہے۔ وہ صبر اور رضا بالقضا کو اپنا شیوہ بنائے اور مخلوق کے پاس اپنی مصیبت کی شکایت اور اپنی ضرورتوں کا پیش کرنا ترک کر دے۔ اور خدا کی طرف سے کشادگی کی انتظار کرے کیونکہ خدا غیر سے بہتر ہے۔

آج کل عجیب بات یہ ہو گئی ہے کہ پیر پرست قرآن و حدیث کے مقابلہ میں عقلی ڈھکوسلوں سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں اولیاء اللہ کے ارواح اگرچہ مخلوق ہیں۔ لیکن بوجہ قرب الٰہی کے ان کو پکارنا اور ان سے حاجت روائی

کی درخواست کرنا کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اولیاء اللہ کو خدا کی طرف سے یہ قدرت ہے کہ کمان سے تیر نکلا ہوا لوٹا دیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے تو اس کے سوا کوئی کھولنے والا نہیں۔ اگر خیر کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر ساری دُنیا تجھے نفع پہنچانے میں کوشش کرے جو نفع خدا نے تیرے لئے نہیں لکھا تو وہ اس پر قادر نہیں اگر ساری دُنیا تجھے دکھ پہنچانا چاہے جو خدا نے تیرے لئے نہیں لکھا تو اس پر بھی ان کو قدرت نہیں۔ یہ حدیث ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں ابن عباسؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے (توحید کا سبق پڑھاتے ہوئے) فرمایا اے لڑکے! خدا کو یاد رکھ۔ خدا تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کو یاد کر اللہ کو سامنے پائے گا۔ جب سوال کرے اللہ سے سوال کر جب مدد چاہے اللہ سے چاہ۔ جو کچھ ہونا تھا اس کے ساتھ قلم خشک ہوگیا۔ یہ حدیث پوری کتب حدیث میں اور فتوح الغیب میں موجود ہے شاہ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اس حدیث کو ذکر کرکے لکھتے ہیں، ہر مومن کو چاہیئے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ اور اپنے بدن کے اندر اور باہر کا کپڑا بنالے۔ اور اپنی بات چیت میں اس کا خیال رکھے پس اپنے تمام حرکات سکنات میں اس پر عمل کرے تاکہ دُنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور دونوں جہان میں خُدا کی رحمت سے عزت پائے۔ جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ خدا سے جاہل ہے۔ اس کا ایمان۔ اس کی معرفت اس کا ایمان کمزور ہے اور حوصلہ کم ہے۔ اس حدیث اور شاہ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے اس کلام سے صاف معلوم ہُوا کہ پیر پرستوں قبر پرستوں کا رشتہ نہ شریعت سے ہے نہ طریقت سے ہے؛

اگر یہ لوگ ملاحدہ کی طرح کہیں کہ جس مقام میں ہم ہیں یہ حقیقت ہے جو شریعت اور طریقت سے الگ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاہ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ فتوح الغیب میں لکھتے ہیں جس حقیقت کے لئے شریعت سے گواہی نہ ہو وہ کفر اور الحاد ہے؛

شیخ عبدالحق دہلوی مرحوم اس کی شرح میں لکھتے ہیں حقیقت شریعت سے الگ نہیں بلکہ حقیقت اصل میں شریعت ہے۔ ایمان والے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کی تہ کو پہنچتے ہیں۔ اگر کسی کو شریعت کے خلاف کشف ہو تو وہ جھوٹ ہے اور باطل ہے اور اس کا اعتقاد کرنے والا کافر ہے۔ ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بہت دفعہ وجدانی نکتہ مجھ پر کھلتا ہے اور بہت اچھا معلوم ہوتا ہے مگر میں اس کو دو گواہوں عادل کی گواہی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔ ایک کتاب اللہ دوسرا سنت رسول اللہ۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مراقبہ اور توحید کا مرتبہ شرعی حدود کی حفاظت کے ساتھ صدیقوں اور